ابن فضل حقانی *

روشن خیالی یا احساس کمتری

اسلام میں قیامت تک پیدا ہونے والے ہر مسئلے کا تسلی بخش حل موجود ہے۔ دور حاضر کے مسائل کا حل بھی ہمیں انہی اصولوں پر ملے گا جو چودہ سو سال پہلے ہادی عالم ﷺ لے کر تشریف لائے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے روشن خیال طبقے نے جدید تقاضے کا نعرہ لگا کر مغرب کو معیار حق سمجھ رکھا ہے۔

آپ ایک مرتبہ ہمت کر کے تقلید مغرب کا پردہ اٹھائیں گے تو پوری خود اعتمادی کے ساتھ مسائل کو حل کرنے کا موقع ملے گا۔ آپ کو وہ راستے نظر آئیں گے جو عصر حاضر کے تمام تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں گے۔

ہمارا قانون دان جب قانون وضع کرتا ہے تو اسے ہمیشہ یہ خوف دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں مغرب رجعت پسندی' تو ہم پرستی کا طعنہ نہ دے دے۔ بس یہی خوف ہے جو آپ کو اسلامی ہدایات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے نہیں دیتا اور آپ فقط انہی باتوں کو 'اسلام' ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جنہیں مغرب کی طرف سے روشن خیالی کا خطاب ملا ہو۔

آپ نے دیکھا کہ مغرب نے اپنی بینکاری کا سارا نظام سود پر قائم کیا ہے بس یہ دیکھ کر آپ نے اپنی تمام تر توانیاں اس بات پر صرف کر دی کہ کسی طرح سود کو حلال قرار دیا جائے۔ لیکن اس بات پر کبھی غور نہیں کیا کہ بینکاری چلانے کے لئے کیا صرف سود ہی ضروری ہے؟ اسے مضاربت کے اصولوں پر کیوں نہیں چلایا جا سکتا۔ آپ نے پوری ملت اسلامیہ کی مخالفت مول لے کر سود مفرد اور سود مرکب کا فرق تو نکال لیا مگر بلا سود بینکاری کے وہ اصول دریافت نہیں کئے جن سے تقسیم دولت زیادہ منصفانہ طریقے سے عمل میں آسکتی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ انشورنس مغربی تہذیب کی علامت سمجھی جاتی ہے آپ نے اسے اسلام کے مطابق ثابت کرنے کے لئے تاویلات تو شروع کر دی لیکن آپ نے کبھی نہیں سوچا کہ اس مروجہ انشورنس میں تھوڑی سی تبدیلی کرنے سے نہ صرف وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو سکتا ہے بلکہ زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ مغرب خاندانی منصوبہ بندی پر زور دیتا ہے تو آپ نے اس کی بھی اشاعت شروع کر دی جو نصوص

---

* تخصص فی الفقہ دارالافتاء جامعہ حقانیہ

مخالف نظر آئیں اپنا سارا زور ان کی تاویلات پر خرچ تو کیا لیکن یہ کبھی نہیں سوچا کہ "چین" اپنی ستر کروڑ آبادی کے ساتھ کیسے شاہراہ ترقی پر گامزن ہے؟ آپ نے نومولود بچے کے منہ کی طرف دیکھا تو پریشان ہوگئے کہ اس کے لئے غذا کہاں سے آئے گی؟ مگر اس کے ہاتھوں کی طرف نہیں دیکھا کہ جن کی اہمیت کے پیش نظر اسرائیل مسلسل تکثیر آبادی پر عمل پیرا ہے اور اسی تکثیر کی بدولت ویت نام نے امریکہ کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ تعدد ازدواج مغرب میں ممنوع ہے۔ تو اس داغ کو دامن سے صاف کرنے کے لئے یہ معذرت کرلی کہ اسلام میں اس کی صرف ایمرجنسی میں اجازت ہے اس مقصد کے لئے قرآن میں کھینچ تاؤ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ لیکن یہ کبھی نہیں سوچا کہ مغرب کو تعدد ازدواج کی ضرورت کیوں نہیں ہوتی ۔ جہاں پر ہوٹل' ہر نائٹ کلب اور ہر پارک میں تعدد ازدواج پر عمل ہو رہا ہے' وہاں دوسری شادی کی کیا ضرورت ہے؟

آپ نے دیکھا کہ مغرب پردے کو معیوب گردانتا ہے تو آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر کے اجماع سے ثابت احکام میں ردوبدل کی لیکن کبھی نہیں سوچا کہ مغرب بے پردگی کے سبب اخلاقی تباہی کے کس دہانے پر پہنچ چکا ہے۔

یہ تو چند مثالیں تھیں آپ اگر صرف انہیں پر حقیقت پسندی کے ساتھ غور کریں تو لازماً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ روشن خیالی نہیں بلکہ احساس کمتری ہے۔

اس احساس کمتری کی دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی وجہ اسلامی تعلیمات سے دوری ہے اور دوسری وجہ علمائے وقت کا اپنے مشاغل صرف مسجد و مدرسہ تک محدود کرنا ہے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات سے آشنائی حاصل کی جائے اور علمائے وقت نہ صرف کسی جدید نظام کی مخالفت کریں بلکہ اس کا متبادل بھی شریعت کی رو سے واضح کریں۔ یقیناً علماء اس پر قادر ہیں' کیونکہ اسلام عین فطرت ہے اس میں قیامت کی صبح تک پیش آنے والے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ تو ضرورت ہے علماء کی بڑھتی ہوئی تعداد میں' ایسی جماعت کی جو قانون ساز اداروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔ بس تھوڑی ہمت کی ضرورت ہے۔ بقول شاعر ؎

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔

ای میل ایڈریس: editor_alhaq@yahoo.com